REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

۲۵ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۸ شہادت ۱۳۳۵ ہش ۸ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت ابھی اچھی نہیں"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

کل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے علالت طبع کے باوجود نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

— کل محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نماز جمعہ ربوہ میں ادا کی۔

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو چند دن سے پھر بخار ہو رہا ہے۔ شام کے وقت ۱۰۰ درجہ حرارت ہو جاتا ہے۔ دو روز سے اسہال آ رہے ہیں۔ گلے میں بھی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اور ہر وقت غنودگی طاری رہتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

مغربی پاکستان کی کابینہ میں پانچ نئے وزیر شامل کر لئے گئے

افتخار حسین ممدوٹ۔ قاضی فضل اللہ۔ جمیل حسین رضوی، ارباب نور محمد اور حسن محمود نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا

لاہور ۷ اپریل۔ مغربی پاکستان کی کابینہ میں پانچ اور وزراء شامل کر لئے گئے ہیں۔ ان میں افتخار حسین خان ممدوٹ۔ قاضی فضل اللہ۔ سید جمیل حسین رضوی۔ ارباب نور محمد خان اور سید حسن محمود شامل ہیں۔ نئے وزراء نے کل رات اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار بہادر خاں نے کل رات کراچی میں بتایا کہ میں نے تار کے ذریعہ وزیر اعلےٰ کو اپنا استعفےٰ بھیج دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو بھی لاہور میں مستعفی ہو گئے ہیں

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کل رات ایک بیان میں کہا۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے حال ہی میں جو فیصلہ کیا تھا۔ اس کی موجودگی میں یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ کہ وزیر اعلےٰ کو اکثریت کی تائید حاصل ہے۔ اس لئے میں اپنا استعفےٰ پیش کر رہا ہوں۔

نئے اسرائیلی حملے میں ۹۴ مصری ہلاک اور ۱۰۲ زخمی ہوئے

حملے کی تفصیلات کے متعلق حکومت مصر کا سرکاری بیان

قاہرہ ۷ اپریل۔ اسرائیل کے تازہ حملہ کے متعلق حکومت مصر نے جو سرکاری بیان جاری کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس حملے میں ۹۴ مصری ہلاک اور ۱۰۲ زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ۵۹ شہری شامل ہیں۔ ان شہری باشندوں میں ۲۷ عورتیں اور چار بچے تھے۔ زخمیوں میں بھی زیادہ تعداد شہری باشندوں ہی کی ہے ۹۲ شہری بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ جن میں ۳۲ عورتیں اور آٹھ بچے شامل ہیں۔

کل ایک مصری ترجمان نے بتایا کہ اسرائیلی فوجوں نے غزہ کی مارکیٹ اور دو ہسپتالوں پر گولے برسائے تھے۔ اور انہوں نے یہ دیکھ کر ہی حملہ کیا تھا کہ آج غزہ میں منڈی کا دن ہے۔ اقوام متحدہ کے مبصروں نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں جو رپورٹ بھیجی ہے اس میں اس بات کی تصدیق کی ہے۔ کہ فی الواقعہ ۱۰۲ مصری زخمی ہوئے ہیں۔ جن میں ایک بھاری تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ مصر نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر اسرائیل جارحانہ حملوں سے باز نہ آیا۔ تو وہ ساری سرحد پر حملہ کر دے گا۔ ادھر اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمر شولڈ صورتِ حال کا ذاتی طور پر جائزہ لینے کے لئے نیویارک سے روانہ ہو گئے ہیں۔

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کی علالت

ربوہ ۷ اپریل۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کو ہائی بلڈ پریشر کا بڑا شدید حملہ ہوا جس سے آپ کی طبیعت انتہائی طور پر کمزور ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مشرقی پاکستان سے جانے والے ہندوؤں کی تعداد میں بہت کمی ہو گئی

ڈھاکہ ۷ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلےٰ جناب ابو حسین سرکار نے کہا ہے۔ کہ صوبے سے ہندوستان جانے والے ہندوؤں کی تعداد میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ ڈھاکہ میں ایک کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ ترک وطن کے سلسلہ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں۔ یہ کانفرنس وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری نے طلب کی ہے۔ اس میں اعلےٰ حکام کے علاوہ اقلیتوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔

کراچی میں زبردست آندھی

کراچی ۷ اپریل۔ گزشتہ رات کراچی میں زبردست آندھی اور جھکڑ آیا۔ اس کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ یہ طوفان ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور کچھ چھینٹے بھی پڑے۔ اس کی وجہ سے بہت سی عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۶ء (مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۷۵ھ) بعوزیر عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی صاحبزادی امۃ الحی بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے مبارک موقعہ پر مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب وائس پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔

اس موقعہ پر محترم چوہدری صاحب بالقابہ کی طرف سے اپنی کوٹھی واقعہ ۹۲ ڈیورنڈ روڈ لاہور چھاؤنی میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں صدر میجر جنرل اسکندر مرزا گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی۔ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس محمد منیر متعدد صوبائی اور مرکزی وزراء نیز دیگر اعلےٰ حکام بھی شریک ہوئے

اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین۔

(عبدالوہاب عمر لاہور)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۶ء

قومیت

ڈاکٹر سکلپ نے اقوام متحدہ کی طلباء کی تنظیم کی پنجاب یونیورسٹی شاخ کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ

"جدید تہذیب میں آج سے چالیس سال پہلے قومیت کا رجحان بڑی قوت اور تیزی سے نمایاں ہوا۔ اور بہت جلد متعدد نئی اقوام وجود میں آ گئیں۔ یہ کیفیت دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ اور جذبات پوری طرح قومیت کے احساس کے تابع ہو چکے تھے۔ کہ دنیا میں ایٹم بم ایجاد ہو گیا۔ اس وقت دنیا اس سے زیادہ مہلک ہتھیاروں سے دوچار ہے۔ اور اس بات کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ کہ انسان قومیت کے تصور سے ہٹ کر سوچے گا۔ اور روز بروز مختلف اقوام کے درمیان جو خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ وہ پاٹی نہ جا سکے گی۔ اگر ہم موجودہ رجحان کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو انسانیت کا انجام بہت ہولناک ہو گا۔"

یہ حقیقت ڈاکٹر سکلپ ہی نے محسوس نہیں کی۔ کہ موجودہ ہولناک ہتھیاروں کی ایجاد کی صورت میں نیشنلزم کے متخاصمانہ جذبات اگر کسی وجہ سے نہ رکے۔ تو دنیا کو ذہنی تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ کہ انسانیت صفحۂ ہستی سے بالکل ملیامیٹ ہو جائے گی۔

یہ سچ ہے۔ کہ اگرچہ اپنی قوم کا خیال شروع ہی سے چلا آیا ہے۔ مگر نیشنلزم (قومیت) نے آج جو خطرناک صورت اختیار کی ہے۔ ایسی پہلے کبھی نہیں کی۔ یہ حالت اسی وقت سے شروع ہے۔ جب سے اہلِ مغرب نے صرف دنیاوی اور مادی نقطۂ نظر سے ترقی کا آغاز کیا ہے۔ اور مذہب کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ مادہ پرست فلسفیوں نے عام انسانی اخلاق کی بنیادیں بھی مادی تغیرات تک محدود کر دی ہیں۔

جہاں تک مادی معلومات کے حصول کا تعلق ہے۔ مادی نظریہ اتنا خطرناک نہیں لیکن خطرہ اس وقت پیدا ہوا جب انسان نے اپنے مفروضات کو انسان کی زندگی کے اس پہلو پر بھی چسپاں کرنے کی کوشش کی۔ جو انچوں اور فٹوں سے ناپا نہیں جا سکتا۔ اور نہ بٹوں سے تولا جا سکتا ہے۔

سائنسی دریافتوں نے بجائے اس کے کہ انسان کو اس کائنات کے بنانے والے کی حکمتوں پر سوچنے کی طرف راغب کرتیں۔ سرے سے ان کو صانع حقیقی سے انکار کی طرف دھکیل دیا ہے۔ یہ توازن کھو کر اب انسان مادی طاقتوں کی بھول بھلیوں میں پھنس گیا ہے۔ اور ان سے نکلنے کے لئے اسے کوئی رستہ نظر نہیں آ رہا۔

اللہ تعالیٰ کے انکار یا اس کی طرف سے بے پرواہی نے صرف نیشنلزم کو ہی خطرناک صورت نہیں دے دی۔ بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ جب انسان کا عقیدہ یہ بن جاتا ہے۔ کہ دنیا میں صرف مادی طاقتیں ہیں۔ جو خود بخود کام کر رہی ہیں۔ اور ان کے پیچھے کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ تو اخلاق اس سے بالکل رخصت ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ ان طاقتوں تک محدود رہ کر انسانیت کے لئے اخلاقی لائحۂ عمل تلاش کرتے ہیں۔ انہیں سوا اس کے کہ پریشان خیالوں میں گرفتار رہیں۔ کوئی راہِ نجات دکھائی نہیں دے سکتی زیادہ سے زیادہ انسان نفس پرستی کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا سکتا ہے۔ اور محض مادی طاقت کو ہی اپنا کارفرما سمجھنے لگتا ہے۔ اور جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کا مصداق بن جاتا ہے۔

اگر انسان غور کرے۔ تو اسے نظر آ سکتا ہے۔ کہ خود اس کی ذات میں جو عقل کا جوہر ہے، وہ نیچر کی اندھی طاقتوں میں موجود نہیں۔ یہی حقیقت اس پر واضح کر سکتی ہے۔ کہ مادہ سے اوپر ایک ایسی چیز ہے۔ جو مادی طاقتوں پر حکومت کر سکتی ہے۔ پھر اگر وہ سوچے۔ تو اس کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خود اس کی عقل جو مادی طاقتوں کو مسخر کر سکتی ہے۔ نہایت محدود ہے۔ عقل ایک حد تک تو اس کی رہنمائی کرتی ہے۔ جو صرف اس کے انفرادی استفاع کی حامل ہے۔ جو خود غرضی کی صورت میں عیاں ہوتا ہے۔ اس سے آگے وہ کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ یہ جذبہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے خاندان۔ اپنی قوم بلکہ تمام انسانیت اپنی ذات کے لئے قربان کر دیتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب صرف مادی طاقتیں ہی موجود ہیں۔ اور ان کے صحیح یا غلط استعمال کا مابعد الطبعیات یا کسی بالا ہستی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کے اثرات صرف مادی دنیا تک محدود ہیں۔ تو پھر دوستی۔ محبت۔ وفا اور باقی ایسی چیزیں کیا معنی رکھ سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مادہ پرستی کی نگاہ سے ان چیزوں کو دیکھنے والوں نے ان کی بنیاد بھی خود غرضی کو قرار دیا ہے۔ اس لئے غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب ہمارے نازک سے نازک جذبات بھی خود غرضی کی پیداوار ہیں۔ تو اس نظریہ پر جو معاشرہ کی عمارت تیار ہو گی۔ اس کو عمارت کہا جا سکتا ہے۔ اگر صرف خود غرضی ہماری زندگی کا سرمایہ ہے۔ تو خاندان۔ قوم بلکہ تمام انسانیت ہمارے لئے کیا قیمت رکھتی ہے۔ کیا خود غرضی کے نظریہ سے ہر وہ فعل جس کو جرم کہا جاتا ہے۔ جائز نہیں ہو جاتا۔ اگر صرف ذاتی فائدہ ہی زندگی کا لب لباب ہے تو چوری۔ قتل اور دوسرے ہیبت ناک جرائم۔ اس کے مقابلہ میں کیا قیمت رکھتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے۔ جب معاشرہ میں یہ جذبہ اپنی پوری قوت کے ساتھ ابھر آئے تو کیا معاشرہ معاشرہ رہ سکتا ہے کیا انسانیت انسانیت رہ سکتی ہے؟

یہ منزل ہے جس کی طرف ہمیں مادہ پرستی یا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کا انکار رواں رواں لے جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے نیشنلزم (قومیت) نے یہ ہولناک صورت اختیار کر لی ہے۔ ابھی تو ہم نیشنلزم میں اس خطرناک رجحان کے شاکی ہیں۔ اگر دنیا اسی نہج سے چلتی رہی۔ تو یہ دنیا اگر ایٹم بموں سے تباہ نہ ہو گئی۔ تو محض عفریتوں کی ایک بستی بن جائے گی۔ ایسے رجحانات کی موجودگی میں خطرہ صرف ہولناک ہتھیاروں کی موجودگی ہی سے نہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ وہ ذہنیت انسانیت کے لئے خطرناک ہے۔ جو مادی نقطۂ نظر کی پرستش انسانوں میں پروان چڑھا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نیشنلزم (قومیت) کی بیماری کا علاج بھی بتا دیا ہوا ہے۔ یہی وہ نسخہ ہے۔ جو ایسی مادہ پرستانہ عقلیت اور اس کی خطرناکیوں سے بھی بچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ و جعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر

یعنی ہم نے مرد اور عورتیں بنائی ہیں۔ اور تم میں کنبے اور قبیلے بنائے ہیں۔ تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے معزز وہ ہے۔ جو تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور خوب خبر رکھنے والا ہے۔

شکریہ احباب

یہ خاکسار ان تمام احباب کا جنہوں نے میری جوان سال بیٹی کی بے وقت وفات پر ہمدردی کے خطوط اور تار بھیجے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے میرے زخمی دل پر ہمدردی کا پھایہ رکھنے کی کوشش کی۔ اور آئندہ کے لئے درخواست گذار ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم آئندہ ایسے صدمات سے محفوظ رکھے۔ خاکسار شیر عالم احمدی۔ گولیکی گجرات۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳/۳/۵۶ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشتاق احمدؐ صاحب مرزا ابن بدر دین صاحب مرزا مرحوم کے نکاح کا اعلان شاہنواز ثریا صاحبہ بنت مرزا عبد الغنی صاحب ممباسہ (افریقہ) حال لاہور سے مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے عزیز چودھری حیات محمدؐ صاحب اور آپ کے برادران اور بچگان ریاست بہاولپور میں فوجداری مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے اس مشکل سے رہائی بخشے۔ آمین۔

(بشیر احمد باجوہ امیر حلقہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جلسۂ سالانہ کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احباب جماعت سے ایمان افروز خطاب

منتظمین جلسہ کو عورتوں کے جلسہ گاہ کے متعلق ایک ضروری ہدائت

فرمودہ ۲۸ ردسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

(قسط اول)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں ۲۸ ردسمبر ۱۹۵۵ء کو "سیر روحانی" کے اہم موضوع پر اپنی علمی تقریر شروع کرنے سے قبل بعض متفرق امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ وہ امور چونکہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس بات کے متقاضی ہیں کہ انہیں اخبار میں شائع کیا جائے۔ اس لئے علمی تقریر کی اشاعت سے قبل حضور کے وہ ارشادات افادۂ احباب کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ علمی تقریر انشاء اللہ سابق دستور کے مطابق کتابی صورت میں شائع کی جائے گی۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے ؛ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

کل مجھے ضعف تو ہوا۔ لیکن

خدا تعالیٰ کے فضل سے

طبیعت بعد میں ٹھیک ہوگئی۔ ضعف کے ساتھ مجھے گھبراہٹ بھی رہی۔ کیونکہ مجھے پتہ نہیں لگتا تھا۔ کہ میرا دماغ تھک گیا ہے یا نہیں تھکا۔ کچھ بے حسی سی پیدا ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے کمزوری ہوئی۔ آج صبح طبیعت اچھی تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہت اچھی رہی۔ مگر میں جلسہ کے منتظموں کو

توجہ دلاتا ہوں

کہ جس جگہ پر میں رہتا ہوں وہ عورتوں کے جلسہ گاہ کے بالکل سامنے ہے۔ مردوں کے جلسہ گاہ کی آواز تو مجھے نہیں آتی تھی۔ مگر عورتوں کی تقریریں مجھے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہتھوڑے مار رہی ہیں۔ بے تحاشہ وہ آواز اس برآمدہ میں گھستی تھی۔ جو میرے کمرہ کے سامنے ہے۔ اور متواتر بڑے زور شور سے سنائی دیتی تھی۔ ہمارے ملک میں ایک مثل مشہور ہے اس پر عورتیں بیچاری عمل کرتی ہیں۔ کہتے ہیں۔ پہلے جب کٹھور الجھایا نی پی پی آہیریا عورتوں کو کوئی بولنے نہیں دیا کرتا تھا۔

ہمارے ملک میں رواج تھا

کہتے تھے کہ عورت کی آواز نہ نکلے۔ اس کا پردہ ہے۔ حقیقت میں تو آواز کا کوئی پردہ نہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگوں نے ایک مسئلہ بنایا ہوا تھا۔ کہ عورت کی آواز نہ نکلے۔ اس کو اندر بند کر دو۔ ذرا کہیں عورت بولتی تھی تو جھٹ دروازے کے آگے کھڑے ہو کر مرد کہتے "ہولی بولو ہولی بولو باہر آدمی ہیں" گویا عورتیں آدمی ہی نہیں جنات ہیں۔ صرف اپنے آپ کو وہ آدمی سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ "باہر آدمی ہیں ہولی بولو" ہم نے ان کو موقعہ دیا کہ ہولی نہ بولو تقریریں کرو۔ اور پھر تقریریں ہی نہ کرو۔ لاؤڈ سپیکر پر تقریریں کرو۔ تو وہ "پانی پی پی آپھرنے لگ گئیں"۔ پھر وہ اتنا گلا پھاڑتی ہیں کہ مرد بے چارے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ان کے سامنے بالکل ہیچ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مردوں کی تقریریں ہوتی رہیں۔ لیکن کوئی لفظ کان میں نہیں پڑا۔ لیکن

عورتوں کا جلسہ گاہ

سامنے ہے۔ آئندہ منتظم جلسہ گاہ عورتوں کے لاؤڈ سپیکر کا منہ دوسری طرف کریں ہمارے مکان کی طرف نہ کریں۔ تا کہ اپنے کان پھوڑوانے کا کچھ حصہ دوسرے محلہ والے بھی لے لیں۔ سارا میرے حصہ میں نہ آئے۔ میں نے اس سال کافی حصہ لے لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ مجھے پھر کوئی جلسہ دیکھنے کی توفیق دے۔ تو یہ کان پھاڑنے والا حصہ اس محلہ والوں کو ملے۔ میرے حصہ میں نہ آئے۔ کیونکہ

اس بیماری کی وجہ سے

میرے کان بھی کمزور ہو گئے ہیں جیسے آنکھ کمزور ہوتی ہے۔ پس بار بار اور متواتر آواز پڑنے کی وجہ سے بھی سخت صدمہ پہونچتا ہے۔ اور تشویش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ چیزیں ٹھیک نظر نہیں آتیں اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ تو آئندہ کے لئے بجائے لاؤڈ سپیکروں کے منہ ادھر کوٹھی کی طرف کرنے کے دوسری طرف کریں۔ تا کہ وہ آواز پرے کی طرف جائے۔ اسی طرح کسی دوست نے شکایت کی ہے۔ کہ عورتیں کہتی ہیں کہ ہم کو تو کوئی زیارت کا موقعہ نہیں ملا۔ اب تو میں بیمار ہوں۔

جب تندرست تھا

تب بھی میں کہتا تھا کہ مجھے عورتوں میں تقریر کرنے دو۔ مگر کرنے نہیں دیتے تھے۔ کہ کوئی شرارتی شرارت نہ کرے مگر اتنا ڈرنا بھی اچھا نہیں ہوتا۔ اصل میں تو کوئی بے احتیاطی ہوئی ہے۔ ورنہ بیعت تین دفعہ ہو چکی ہے۔ میں برآمدہ میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اور

بیعت کے الفاظ

بولتا چلا جاتا ہوں۔ میری بیوی ان الفاظ دوہراتی جاتی ہیں۔ نیچے ایک اور خاتون اونچی آواز سے دہراتی جاتی ہیں۔ اور عورتیں بیعت کر لیتی ہیں۔ عورتوں کی بیعت آخر یہی ہوتی ہے۔ عورتوں نے ہاتھ میں ہاتھ تو دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ آج تو مردوں نے بھی پگڑیوں پر ہی بیعت کی ہے۔ ہاتھوں پر نہیں کی۔ تو موقعہ تو ان کو زیارت کا مل چکا ہے۔ سوائے بعض عورتوں کے۔ یعنے بعض ایسی عورتیں ہیں جن کے متعلق

مجھے شکایت پہنچی ہے

کہ ان کی نظر بہت کمزور تھی۔ مجھے جو باوجود عینک کے وہ جگہ تک نظر نہیں آتی تھی۔ جہاں عورتیں بیٹھی تھیں۔ تو جن کی نظر بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو۔ انکو تو واقعی میری شباہت نظر نہیں آسکتی لیکن یہ تو مجبوری ہے۔ مگر پھر بھی میں ان کو کچھ دیتا ہوں۔ کہ ان کو موقعہ دینا میں ان کا حق سمجھتا ہوں۔ جس طرح مردوں کا حق سمجھتا ہوں۔ مردوں میں بھی میں نے تاکید کی تھی۔ کہ چونکہ انہیں خواہش ہوتی ہے۔ کہ میرا چہرہ دیکھیں اس لئے سائبان ذرا اونچا لگانا۔ تاکہ لوگ شکل دیکھ سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ اتنی دور سے آکے محروم رہ جائیں۔ سو عورتوں کے متعلق بھی میں پھر اپنی بیویوں وغیرہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ اسی طرح دوسری

منتظمات کو ہدایت

کرتا ہوں۔ کہ جو عورتیں رہ گئی ہیں۔ بے شک ان کو کہیں وہ وقت مقرر کرا دیں گی۔ ہمارے گھروں میں نیچے صحن میں بیٹھ جائیں گی۔ میں اوپر برآمدہ میں کھڑے ہو کر ان کو السلام کروں گا۔ اور دل میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ اس طرح ان کی غرض پوری ہو جائے گی۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ محروم رہیں۔ لیکن اس کا علاج یہ ہے کہ وہ بجائے مردوں کو کہنے

مستورات سے کہیں اور اب تو انہوں نے خود بھی سن لیا ہے وہ میرا حوالہ دے دیں کہ دیکھو جی انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے لئے انتظام کیا جائے۔ وہ نیچے صحن میں جا کر بیٹھ جائیں اوپر برآمدہ میں کھڑے ہو کر میں ان کو السلام علیکم کہہ دوں گا۔ وہ وعلیکم السلام کہہ دیں گی بیعت کرنے والی عورتوں نے بیعت بھی اسی طرح کی ہے۔ پھر سلام خود ہی دعا ہے۔ مزید دعا کی ضرورت نہیں السلام علیکم سے بڑی دعا اور کیا ہو گی۔ بہرحال اس طرح ان کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ میں نے بتایا ہے کہ عورتوں کے جلسہ نے برابر ڈیڑھ دو بجے تک دم نہیں لینے دیا۔ تقریر پر تقریر ہوتی تھی اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ میں ہی

اس بات کا محتاج ہوں

کہ عورتوں کی نصیحت سنوں اور کوئی محتاج نہیں۔ نصیحت پر نصیحت میرے کان میں پڑتی تھی گو بوجہ دوری کے اور لاؤڈ سپیکر کے شور کے اور میرے کانوں کی خرابی کے میری سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا کہ وہ مجھے کیا نصیحت کر رہی ہیں مگر ان کی آواز۔ لہجہ اور شدت اور سختی سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ آج مجھے پوری طرح قائل کرنا چاہتی ہیں۔ پس اول تو انہوں نے کوئی موقع ہی نہیں دیا کہ میں کام کر سکتا۔ اس شور کی وجہ سے میرا دماغ بالکل پراگندہ تھا بلکہ اس کا یہ بھی نتیجہ ہوا کہ میری بھوک بالکل بند ہو گئی۔ مشکل ایک لقمہ بمشکل میں کھا سکا۔ اس کے بعد جلسے کا وقت قریب آیا تو میں نے اس تقریر کے نوٹ نکلے۔ جس کو ہم علمی تقریر کہا کرتے ہیں اس کا

خدا تعالےٰ نے یہ سامان کر دیا

کہ پچھلے سال میری تقریر لمبی ہو گئی اور میں تھک گیا۔ جس کی وجہ سے ایک حصہ جو میں نے بیان کیا تھا۔ گو وہ بھی پوری طرح بیان نہیں کر سکا تھا مگر دوسرا حصہ پڑا رہ گیا۔ اسلئے وہ آج کام آ گیا ہے۔ بہرحال میں نے وہ نوٹ نکال کر انہیں پڑھنا چاہا۔ چونکہ اس میں بہت سی آئتیں آتی ہیں۔ اسلئے ضروری تھا کہ میں ایک دفعہ پھر ان کو پڑھ جاؤں۔ اور ترتیب کے لحاظ سے بھی ضروری تھا کہ میں پڑھوں تاکہ مجھے ترتیب یاد ہو جائے۔ مگر جیسا کہ کل میں نے بتایا تھا آنکھ لگنے سے میری طبیعت تھک جاتی ہے اور بڑی جلدی دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ پس اس وجہ سے بھی طبیعت میں تکان پیدا ہوئی اور دماغ میں ایک تشویش سی پیدا ہوئی۔ ڈاکٹروں نے میری آنکھ کے متعلق کہا ہے کہ اس میں ذاتی طور پر کوئی نقص نہیں۔

یہ اعصابی کمزوری ہے

جب آپ کو پریشانی ہوتی ہے تو آنکھ میں بھی کمزوری آ جاتی ہے۔ چنانچہ جب میں نے وہ نوٹ پڑھے تو دماغی پریشانی پیدا ہوئی اور ساتھ ہی کانوں اور آنکھوں میں بھی نقص پیدا ہو گیا۔ اور اس وجہ سے بھی تشویش ہوئی اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ آیا میں ترتیب کو نبھا سکوں گا یا نہیں۔ لیکن بہرحال میں اپنی طرف سے کوشش کروں گا۔

میں نے پچھلے چند سالوں سے۔

سیر روحانی کا ایک سلسلۂ مضامین

جاری رکھا ہوا ہے۔ جو زیادہ لمبا ہو گیا ہے مگر بہرحال آپ لوگوں کو ہر سال ایک نیا مضمون سننے کا موقع مل جاتا تھا۔ گو افسوس ہے کہ وہ لیکچر جلدی دیکھے نہ گئے۔ اگر جلدی دیکھے جاتے تو اب تک کتابیں چھپ جاتیں۔ میرا آج کا مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ سارے مضامین مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن جب میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے مولوی محمد یعقوب صاحب نے بتایا کہ ابھی تین مضمون باقی ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کا منشاء ہوا تو اگلے سال یا دو دو سال میں کسی وقت ان کو بیان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ آپ نے جو مضامین بیان کئے تھے ان میں سے لنگر۔ کتب خانے اور باغات رہ گئے ہیں۔

پچھلے سال جو میں نے نوٹ لکھے تھے ان میں سے ایک

نہروں کا مضمون تھا

جو رہ گیا تھا۔ وہ نہروں کے نوٹ لکھے ہوئے میرے پاس تھے۔ وہ بھی میں نے ٹھیک کروائے اور آئتیں بتا دیں جو انہوں نے خوشخط لکھوا دیں گو بہرحال جب دوسرا شخص لکھتا ہے۔ تو چونکہ اس کے ذہن میں مضمون نہیں ہوتا۔ وہ آگے پیچھے کر دیتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا کہ مضمون کے اندر مضمون خلط کر دیا۔ میں نے اسکو ٹھیک کرنے کی تو کوشش کی ہے۔ لیکن بیمار آدمی کتنا ٹھیک کر سکتا ہے۔ پھر بھی کچھ خلط باقی رہ گیا تھا۔ جس کے متعلق میں نے آج کوشش کی کہ اسے دور کر دوں۔ بہرحال میں کوشش کروں گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی مدد سے آج اس مضمون کو بیان کروں۔ لیکن اس سے پہلے میں ایک اور مضمون بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو درحقیقت اس مضمون کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ یہ مضمون بھی

اللہ تعالےٰ کی صفات

اور قرآن کریم کے کمالات کے متعلق ہے اور وہ بات بھی اللہ تعالےٰ کی صفات اور قرآن کریم کے کمالات کے ساتھ ہی تعلق رکھتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کیطرف سے

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کے اعزاز میں

— دعوت عصرانہ —

مورخہ ۲۶ر مارچ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر شہزان ہوٹل میں دعوت عصرانہ دی گئی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی جناب چوہدری عبدالمجید صاحب نے صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔"

جیسا کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یورپ سے واپسی پر فرمایا تھا۔ کہ یورپ اسلام کی طرف مائل ہے۔ گویا کھیتی پکی ہوئی ہے۔ لیکن ان کو کاٹنے والا کوئی نہیں ہے۔ سو نوجوانوں کو اس کام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر اٹھانا چاہیئے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ کہ جوانی اور امنگ کا چولی دامن کا ساتھ ہے اگر نوجوان کے دل میں کوئی امنگ نہ ہو۔ تو اس کی جوانی ناکارہ ہے۔ ہر نوجوان کے دل میں امنگ ہوتی ہے اور اس سے بڑھ کر اور زیادہ امنگ کیا ہو سکتی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی تمام دنیا میں اشاعت کی جائے۔ اور تمام دنیا کی قوموں کو سیدھا رستہ دکھایا جائے۔

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین تقریب کا اور خاص کر چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت کراچی کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں دعا ہوئی۔ اور تقریب ختم ہو گئی۔

(محمد رفیق چغتائی ناظم نشر و اشاعت)

روزنامہ الفضل کی اشاعت میں خوشکن اضافہ

احباب کی مزید توجہ کی ضرورت

احمدیت کی ترقی ایک الٰہی تقدیر ہے جب سے اللہ تعالےٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ اس پر کوئی دن ایسا نہیں گذرا۔ جبکہ اس نے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مخالف حالات میں ہر رنگ میں ترقی نہ کی ہو۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی اور قومی آرگن اخبار الفضل کی اشاعت میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے گو جماعت کی وسعت کے لحاظ سے ابھی اس کی توسیع اشاعت میں بہت گنجائش ہے۔ [illegible] احباب کی توجہ سے اس کی رفتار ترقی کر رہی ہے۔ ذیل میں اس کی دو سال کی چھ ماہ کی آمد کی رفتار احباب کی خدمت میں درج کی جاتی ہے۔

	۱۹۵۴-۵۵ء	۱۹۵۵-۵۶ء	اضافہ
اکتوبر	۳۴۵۹-۵-۰	۳۸۵۹-۱۰-۳	۴۰۰-۵-۳
نومبر	۴۱۴۸-۱-۰	۴۵۶۰-۱-۰	۴۱۲-۰-۰
دسمبر	۶۲۴۵-۱۳-۰	۶۴۶۵-۱۱-۰	۲۱۹-۱۴-۰
جنوری	۳۷۹۴-۱۳-۰	۶۷۱۰-۵-۹	۲۹۱۵-۸-۹
فروری	۳۸۹۴-۱۵-۳	۵۷۷۷-۲-۰	۱۸۸۲-۲-۹
مارچ	۴۶۵۵-۹-۳	۵۷۶۶-۱-۹	۱۱۱۰-۸-۶
میزان	۲۶۱۹۸-۸-۶	۳۳۱۳۸-۱۵-۹	۶۹۴۰-۷-۳

اخبار الفضل کی آمد کی یہ رفتار ظاہر کرتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس کا ہر قدم ترقی پر ہے۔ لیکن احباب کو ابھی اس کی توسیع اشاعت میں مزید جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اگر احباب جماعت نے اس طرف توجہ کی تو وہ دن دور نہیں۔ جب کہ اخبار الفضل خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اپنی اشاعت کے لحاظ سے اس مقام کو حاصل کرے گا۔ جس پر کہ اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دیکھنا چاہتے ہیں۔ احباب کرام ہمت کریں۔ اور الفضل کی مزید اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا: میرے بھتیجے عزیزم عبدالواسع عمر سات سال کو ٹائیفائڈ بخار ہے۔ احباب جماعت عزیز کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (محمد عبداللہ ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

نائیجیریا میں ملکہ الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرگ کی آمد

(از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی)

احباب کرام نے اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ کہ پچھلے دنوں سلطنت برطانیہ کی تاجدار ملکہ الزبتھ اور ان کے خاوند ڈیوک آف ایڈنبرگ تین ہفتہ کے دورہ پر نائیجیریا تشریف لائے تھے۔ ان کے عرصہ قیام کی مختصر روئیداد حسب ذیل ہے۔

جس روز بکنگھم پیلس سے اعلان ہوا۔ کہ ملکہ تین ہفتہ کے دورہ پر نائیجیریا آرہی ہیں۔ اسی روز سے مقامی گورنمنٹ نے مختلف قسم کی تیاریاں شروع کردیں۔ شہروں اور گلی کوچوں کو جھنڈیوں اور خوشنما رنگ کے بلبوں سے مزین کیا گیا۔ کئی ایک خوبصورت گیٹ بنائے گئے۔ جن پر

Welcome to Nigeria

God save the Queen

May she live long

وغیرہ وغیرہ قسم کے فقرات لکھ کر چسپاں کئے گئے۔ جس جس راستہ سے ملکہ کی سواری نے گزرنا تھا۔ اس کے مکانات کو پینٹ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک خاص قسم کی ٹائی عوام کے لئے بنائی گئی جس پر کراؤن کی تصویر تھی۔ اور جس پر لکھا تھا Royal visit 1956۔ سکول کے بچوں کے لئے ایسے بیج تیار کئے گئے۔ جن پر ملکہ اور ڈیوک کی تصویر تھی۔ اور رائل وزٹ لکھا تھا۔ ایک فرم نے اس موقعہ کے لئے ایک خاص قسم کا کپڑا تیار کروایا۔ جس پر ملکہ اور ڈیوک کی تصویر تھی۔ سائیکل سواروں اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے یونین جیک خرید کر اور اسے اپنی سواریوں پر نصب کیا۔

سفر بذریعہ ہوائی جہاز

چونکہ ملکہ نے ملک کے اکثر حصوں کا دورہ بذریعہ ہوائی جہاز کرنا تھا۔ اس لئے ملکہ کی آمد سے کئی روز قبل انگریز ہوابازوں کی ایک ٹیم نائیجیریا آئی۔ جس نے تمام ہوائی اڈوں کا معائنہ کیا۔ اور راستہ سے واقفیت حاصل کی۔ ملکہ کے ساتھ شاہی ہوائی جہازوں کے علاوہ چھ جٹ طیارے بھی برائے حفاظت نائیجیریا آئے۔ اس کے علاوہ ایک بحری جنگی جہاز بھی لیگس پہنچا۔

سفر بذریعہ ٹرین و کار

لیگس سے اباداں تک کا سفر بذریعہ ٹرین طے ہونا قرار پایا۔ چونکہ راستہ میں بعض ایسے شہر بھی تھے۔ کہ جہاں ملکہ نے جانا تھا۔ لیکن وہاں پر کوئی ہوائی اڈہ نہ تھا۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ سارا سفر ہی بذریعہ ٹرین کیا جائے۔ ابتداءً گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس مقصد کے لئے ساؤتھ افریقہ سے گاڑی کے خاص ڈبے منگوائے جائیں۔ جو شاہی سواری کے قابل ہوں۔ لیکن بعد میں اخراجات کا اندازہ کرتے ہوئے یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ موجودہ ٹرین کے بعض ڈبوں میں تغیر و تبدل کرکے انہیں اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

کار کے ذریعہ کئے جانے والے سفر کی خاطر ملکہ کی اپنی کاریں جو دنیا کی مشہور اور قیمتی کاریں ہیں۔ نائیجیریا منگوائی گئیں۔ اور ان کے ساتھ ہی ملکہ کا ۶۱ سالہ بڈھا ڈرائیور بھی آیا۔ جو ملکہ کی کار چلاتا رہا۔

حفاظتی انتظامات

چونکہ اس موقعہ پر پبلک پر کنٹرول کرنے کی خاطر ایک کثیر تعداد میں پولیس کی ضرورت تھی۔ اس لئے وقتی طور پر بہت سے لوگوں کو پولیس میں بھرتی کر لیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پولیس نے تین سو کے قریب مشتبہ اشخاص کو پکڑ کر جیل میں بند کردیا تھا۔ تاکہ اس موقعہ پر کوئی شورش نہ ہوسکے۔

سیاسی معاہدات

ملک کے تینوں وزراء اعظم جو اپنی اپنی پارٹیوں کے لیڈر ہیں نے ایک مشترکہ بیان شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ وہ ملکہ کے نائیجیریا میں قیام کے دوران میں کسی قسم کی سیاسی بحث نہیں اٹھائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے پبلک اور پریس سے بھی اپیل کی۔ کہ وہ ان سے تعاون کریں۔ اور اس موقعہ پر ہر قسم کی سیاسی گفتگو سے پرہیز کریں۔

پریس و اخبارات

ملکہ کے دورہ کی خبروں کو جمع کرنے کے لئے مختلف ممالک سے ایک سو کے قریب اخبار نویس نائیجیریا آئے۔ ان کی سہولت کے لئے گورنمنٹ نے ہوائی جہازوں کا انتظام کر رکھا تھا۔ جس جگہ بھی ملکہ جاتیں۔ یہ لوگ بھی بذریعہ ہوائی جہاز وہاں پہنچ جاتے۔ لیگس میں شائع ہونے والے اخبارات کے لئے اسی روز شام کو بذریعہ ہوائی جہاز خبریں اور تصاویر بھیج دی جاتیں۔ لنڈن میں شائع ہونے والے اخبارات کے لئے بھی فوٹو اور خبریں بعض اوقات بذریعہ ہوائی جہاز بھیجی جاتیں۔

حال ہی میں بذریعہ ریڈیو تصاویر بھیجنے کا طریق بھی جاری ہوا ہے۔ چنانچہ جس روز ملکہ لنڈن سے روانہ ہوئیں۔ ان کی روانگی کی تصاویر اگلے روز ملکہ کی آمد سے پہلے پہلے نائیجیریا کے اخبارات میں شائع ہوگئیں۔

ملکہ کی آمد

کافی لمبے انتظار کے بعد ملکہ کی آمد کا دن آپہنچا۔ اکثر لوگ صبح چار پانچ بجے ہی سڑک پر جا بیٹھے۔ تاکہ ہجوم ہونے سے پہلے ہی اچھی جگہ حاصل کرلیں۔ بعض لوگ اپنا کھانا بھی ساتھ ہی لے گئے تھے۔ دھوپ کی شدت اور لمبے انتظار کی وجہ سے بعض لوگ بے ہوش بھی ہو گئے۔ دیر سے پہنچنے والے لوگ اپنے گھروں سے بنچ اور کرسیاں ساتھ اٹھا کر لے گئے تھے۔ تاکہ وہ ان پر کھڑے ہوکر ملکہ کو دیکھ سکیں۔ ہوائی اڈہ سے لے کر گورنمنٹ ہاؤس تک جو تقریباً ۱۴ میل کا فاصلہ ہے۔ لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ اگرچہ ملکہ کا طیارہ دس بجے ہوائی اڈہ پر آپہنچا تھا۔ لیکن کار کے آہستہ رفتار چلنے کی وجہ سے ساڑھے بارہ بجے کے قریب ملکہ گورنمنٹ ہاؤس پہنچیں۔

جلوس میں سب سے آگے پولیس کی کار تھی۔ اس کے بعد والی کھلی کار میں ملکہ اور ڈیوک تھے۔ ان کے پیچھے کچھ کاریں وزراء کی تھیں۔ اور ان کے بعد جرنلسٹوں کی دو بسیں تھیں۔ جن میں ٹروتھ کے نمائندہ مکرم نسیم سیفی صاحب بھی سوار تھے۔ اس کے بعد بھی جب کبھی ملکہ کسی جگہ جاتیں۔ تو بے شمار لوگ سڑکوں پر جمع ہوتے۔

جرنلسٹوں سے ملاقات

اسی روز شام کو باہر سے آنے والے اور ملک کے جرنلسٹوں کی ملکہ سے ملاقات کرائی گئی۔ Truth کی نمائندگی مکرم نسیم سیفی صاحب نے کی۔ آپ سے ڈیوک نے ٹروتھ کی اشاعت اور حلقۂ اثر وغیرہ کے متعلق بعض سوالات کئے۔

اگلے روز ملکہ نے چرچ سروس میں حصہ لیا۔ لیگس میں چند روزہ قیام کے دوران میں ملکہ نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اسی طرح نائیجیرین ملٹری کی ایک بٹالین سے سلامی لی۔ پاور ہاؤس ریلوے سٹیشن اور کورٹ کی نئی بنائی گئی بلڈنگس کا افتتاح کیا۔ انہی دنوں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ملکہ کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی جس میں لیگس کے اکابرین کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس پارٹی میں سیفی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے شرکت کی۔

لیگس میں چند روز قیام کرنے کے بعد شاہی مہمان شمالی نائیجیریا کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ جہاں پر انہوں نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بچوں کی ریلی دیکھی۔ گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی دیکھی۔ اور ایک دربار لگایا۔ جس میں ۸۰۰۰۰ لوگوں نے حصہ لیا۔ ملکہ نے یہاں کی بعض انسٹی ٹیوشن کا بھی ملاحظہ کیا۔ بچوں نے پرنس چارلس اور پرنسس این کے لئے یہاں کے بنے ہوئے لباس بھی بطور تحفہ پیش کئے۔

اس کے بعد شاہی پارٹی ایسٹرن نائیجیریا روانہ ہوئی۔ جس روز یہ قافلہ وہاں کے ہیڈکوارٹر Enugan پہنچا۔ اس روز شدید بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے تمام تر جھنڈیاں اور دیگر سامانِ آرائش خراب ہوگیا۔ یہاں پر ملکہ نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی اور ممبران کو خطاب کیا۔ اسی طرح سکول کے بچوں کی ریلی دیکھی۔

ان دونوں علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد شاہی مہمان دوبارہ دس فروری کو لیگس پہنچے۔ جہاں سے ویسٹرن ریجن کے دورہ پر بذریعہ ٹرین روانہ ہوئے۔ اس علاقہ میں ملکہ نے تین روز قیام کیا۔ پارلیمنٹ کی نئی بنائی گئی بلڈنگ کا افتتاح بھی ملکہ نے کیا۔ یہاں پر گورنر کی طرف سے مکرم نسیم سیفی صاحب کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ آپ نے اباداں جاکر اس فنکشن میں حصہ لیا۔

ویسٹرن ریجن سے واپسی پر ملکہ نے لیگس میں سکول کے بچوں کی ریلی دیکھی۔ جس میں ۱۸۰۰۰ طلباء نے حصہ لیا۔ فضلِ عمر احمدیہ سکول کے طلباء بھی اس ریلی میں شامل تھے۔ بچوں کو قطاروں میں اس طرح کھڑا کیا گیا تھا۔ کہ درمیان سے ملکہ کی کار بخوبی گذر سکے۔

تین عجیب واقعات

ملکہ کے اس دورہ کے دنوں میں "تین عجیب قسم کے واقعات رونما ہوئے۔ جن پر انگریزی اخبارات نے تبصرے بھی کئے۔

اول جب شاہی جلوس ویسٹرن ریجن کے ایک شہر Benin میں سے گذر رہا تھا۔ تو ایک لڑکے نے ہجوم سے آگے بڑھ کر ملکہ کو ایک خط دینا چاہا۔ اگرچہ ملکہ نے نہ لیا۔ لیکن لڑکے کے اصرار پر ڈیوک نے وہ خط پکڑ لیا۔ جب پولیس کی نظر پڑی۔ تو انہوں نے لڑکے کو گرفتار کر لیا۔ لڑکے کا بیان ہے۔ اس نے خط میں ملکہ سے درخواست کی تھی۔ کہ چونکہ وہ یتیم ہے۔ اور اس کا کوئی مددگار نہیں۔ جو اسے تعلیم دلا سکے۔ اس لئے وہ ملکہ سے عرض کرتا ہے۔ کہ اس کے لئے وظیفہ کا انتظام کیا جائے۔

دوم۔ اسی طرح جب ملکہ اباداں میں تھیں تو وہاں پر ایک شخص نے ڈیوک کو ایک خط دیا۔ پولیس کی تفتیش پر معلوم ہوا کہ اس نے ملکہ سے درخواست کی تھی۔ کہ اس کی فرم نے جس میں وہ کام کرتا تھا۔ اسے بلاوجہ کام سے فارغ کردیا ہے۔ لہذا ملکہ معظمہ میری واپسی کا انتظام فرمائیں۔ اور مذکورہ فرم سے بازپرس کریں۔ کہ انہوں نے یہ ناانصافی کیوں کی ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

۱۹۳۰ء اور قربانی کرنے والوں کا ریکارڈ

فرمایا (۱) "اب یہ انیس سالہ دور ختم ہونے والا ہے۔ یہ غیر معمولی دور ہے۔ اگرچہ ہم بعد میں ابھی چندے دیا کرینگے لیکن یہاں وہ دور ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہم سابقون الاولون اور دفتر اول والے کہلاتے تھے یہاں ایک مرحلہ ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) اس لئے میری تجویز ہے کہ انیس سال کے خاتمہ پر ان لوگوں کی قربانیوں کا ریکارڈ رکھنے کے لئے ایک رسالہ شائع کیا جائے تا لوگوں کے لئے ان کی ایک مثال قائم ہو جائے"۔

حقیقت حال یہ ہے کہ دور اول کے مجاہدین کی یادگار قائم کرنے کا اعلان تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء میں فرما چکے ہیں جسے اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق انیس سال گذرنے پر دفتر وکیل المال تحریک جدید کتاب کی اشاعت کے لئے تیار کر رہا ہے اور اب بقایا داران کے لئے نام لکھوانے کے لئے بہت تھوڑا وقفہ ہے۔ اس لئے بقایا دار احباب ۱۵ اپریل تک پوری توجہ سے نام درج فہرست کرالیں۔

(۳) وہ احباب جن کے وعدے اضافہ کی وجہ سے بہت زیادہ ہیں لیکن اب وہ وعدے کے مطابق اپنی موجودہ مالی حالت کے ماتحت ادا نہیں کر سکتے ان کیلئے یہ راستہ کھلا ہے کہ وہ بقایا والے سالوں میں اپنی موجودہ حالت کے مطابق ادا کرلیں اور جو رقم ادا نہ کر سکتے ہوں اس کی معافی کے لئے چٹھی بھیج دیں۔ اس طرح ان کا نام بھی درج فہرست ہو سکتا ہے۔

(۴) ایک وہ بھی ہیں جو اپنے شاندار کئے ہوئے وعدوں کو کم نہیں کرنا چاہتے اور نہ معاف لینا چاہتے ہیں مگر ابھی پوری رقم یکدم ادا کرنے کی بھی طاقت نہیں۔ ایسے احباب اگر دفتر وکیل المال تحریک جدید سے اجازت حاصل کرلیں کہ اس قدر میرے ذمہ بقایا ہے اسے میں اس قدر ماہوار قسط سے ادا کرتا رہوں گا میرا نام بھی درج فہرست ہو تو ان کو ایسی اجازت دی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنی مقررہ قسط باقاعدہ ادا کرتے جائیں۔

(۵) یہ صرف اس لئے کہ کسی دوست کا نام نہ رہ جائے۔ کیونکہ آپ سالہا سال تک قربانی کرتے رہے ہیں۔ اگر بقایا کی وجہ سے نام رہ جائے تو آپ کو بھی اور دفتر کو بھی اس کا سخت افسوس ہوگا۔ کیونکہ ایک مجاہد جو منزل مقصود کے قریب پہنچ رہا تھا وہ تھک کر بیٹھ گیا۔ پس آپ بقایا ادا کرنے کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے

تحریک جدید بیرون پاکستان کیلئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہیں:

شق نمبر ۱ ملازمین کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر فی ایکڑ
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۸ر "
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ر "

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے
بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے — ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے — ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵ ڈاکٹر و وکلاء صاحبان کے لئے
ا۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار صاحبان کیلئے ہر سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی۔

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تراسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر — یعنے نکاح شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان وغیرہ میں کامیابی پر حسب اخلاص واستطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے مسابقت فرمائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الفضل اور رسالہ مصباح کے ذریعہ یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام حسب سابق تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائے گی۔ لیکن ابھی تک کسی ایک لجنہ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ ہماری لجنہ کی طرف سے اتنی ممبرات آئیں گی۔ براہ مہربانی تمام لجنات اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے کم از کم ایک ایک ممبر تو ضرور اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قابل توجہ مبلغین کرام اور عہدیداران مشرقی پاکستان

غالباً ۱۳ اپریل کو رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ تمام مبلغین اور پریذیڈنٹ صاحبان انجمن ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کی راہنمائی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ رمضان المبارک میں اپنی اپنی جگہ درس القرآن اور نماز تراویح کا انتظام کریں خواہ کسی احمدی دوست کے مکان پر ہی کیوں نہ ہو۔ اور رمضان شریف کے فیوض و برکات سے پورے طور پر احباب جماعت کو مستفید کرنے کا مناسب انتظام کریں۔ نیز پندرہ روزہ رپورٹوں میں خاص طور پر اس امر کا ذکر کریں کہ رمضان میں انہوں نے اس سلسلہ میں کیا کام کیا ہے۔ (ناظر رشد و اصلاح)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے دو بی۔ ٹی اور چار ایس۔ وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب معہ نقول سرٹیفکیٹس کے اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بھجوادیں۔ بی۔ ٹی کا گریڈ ۲۰۰-۱۰-۱۳۰ ہے اس کے علاوہ ۱۰ فیصدی گرانی الاؤنس ملے گا۔ اور ایس وی کا گریڈ ۱۰۰-۴-۶۰ ہے اور ۱۰/- روپے ماہوار گرانی الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ یکم مئی ۱۹۵۵ء سے گرانی الاؤنس بجائے ۱۰/- روپے ماہوار کے ۲۰/- روپے ماہوار منظور ہونے کی امید ہے۔

مرکز میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں بھجوادیں۔

وہ احباب جو سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہوں یا ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے ہوں درخواست نہ کریں۔ کیونکہ ایسے احباب کا تقرر محکمہ منظور نہیں کرتا۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

عہدیداران لجنہ اماء اللہ جماعتہائے احمدیہ کے لئے

ضروری اعلان

جملہ سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا چندہ لجنہ کی رسید پر وصول کیا کریں اور صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات نظارت بیت المال کی طرف سے طبع شدہ رسید بکوں پر وصول کیا کریں۔ ایسی رسیدات ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو بھجوائی ہوئی ہیں۔ سیکرٹری لجنہ کا فرض ہے کہ مقامی سیکرٹری مال سے رسید بک حاصل کریں اور ہر ماہ جو چندہ وصول ہوا کرے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر کے اس کی رسید حاصل کر لیا کریں اور رپورٹ نظارت ہذا کو بغرض اطلاع بھجوا دیا کریں۔

اب جبکہ مالی سال قریب الاختتام ہے تمام جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو تاکیدی چٹھی بھجوائیں کہ بقایا دار ممبرات سے پوری سعی کر کے چندہ مستورات کا بقایا وصول کریں اور اس طرح سے جو چندہ وصول ہو اپنے چندہ کے ہمراہ بمد چندہ مستورات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت نے ایک کمیٹی کا تقرر کیا تھا جو جامعہ احمدیہ کے نصاب اور ضروری تعلیم وغیرہ کے متعلق حالات کا جائزہ لیکر ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء تک حضرت امیر المومنین کی خدمت میں اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ جو احباب اس سلسلہ میں اپنی تجاویز بھجوانا چاہیں وہ ۳۰ اپریل ۵۶ء تک نظارت تعلیم کو بھجوادیں انہیں بھی مدنظر رکھا جائیگا۔ (ناظر تعلیم)

346

مشرقی پاکستان میں غذائی صورت حال پر غور

کراچی ۷ر اپریل۔ مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال پر غور کرنے کیلئے یہاں وزارت خوراک و زراعت کے کمیٹی روم میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مرکزی وزیر خوراک و زراعت مسٹر عبداللطیف بسواس، مرکزی وزیر خزانہ، وزیر خارجہ۔ اعلیٰ سرکاری حکام اور مشرقی پاکستان کابینہ کے وزیر خوراک، وزیر زراعت اور چیف سیکرٹری نے شرکت کی۔

کانفرنس میں سال رواں میں مشرقی پاکستان کو چاولوں کی سپلائی پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس عرصہ میں چاول کی سپلائی پروگرام کے مطابق ہوئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان کی چاول اور گندم کی ضروریات کسی قسم کی دقت کے بغیر پوری ہو جاسکیں گی۔ مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے اور عنقریب تسلی بخش ہو جائے گی۔

امریکہ سے گندم اور چاول کی درآمد

کراچی ۷ر اپریل۔ پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر عبداللطیف بسواس نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ حکومت پاکستان امریکہ سے ایک لاکھ ۵۲ ہزار ٹن گندم درآمد کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک لاکھ ۵۶ ہزار ٹن چاول بھی درآمد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گندم کی متذکرہ مقدار میں سے ۷۴ ہزار ۷۲۳ ٹن گندم پاکستان پہنچ چکی ہے۔ اور باقی مقدار ماہ مئی کے اواخر تک متوقع ہے۔ چاول دو کھیپوں میں آئے گا۔ پہلی کھیپ ماہ مئی اور دوسری ستمبر میں مشرقی پاکستان پہنچے گی۔ وزیر خوراک نے بتایا کہ پندرہ ہزار ٹن چاول بھارت سے بھی ادھار لیا گیا ہے۔ اس میں سے ساڑھے چھ ہزار ٹن چاول مشرقی پاکستان پہنچ چکا ہے انہوں نے بتایا کہ غلہ کی مزید درآمد کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔

گجرات میں زبردست ژالہ باری

گجرات ۷ر اپریل۔ گذشتہ پیر کی شام کو ضلع گجرات کے بعض حصوں میں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ اور نصف گھنٹے سے زائد تک زمین بڑے حجم کے اولوں سے ڈھکی رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کھڑی فصل کو ژالہ باری سے شدید نقصان پہنچا ہے

الجزائر میں خفیہ تحریک کا انکشاف

پیرس ۶ر اپریل۔ الجزائر میں خفیہ تنظیم کے انکشاف پر فرانسیسی حکام کو سخت تشویش لاحق ہوگئی ہے۔ الجزائر کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ شہر اورلین ول کے علاقہ میں مجاہدین کی ایک مسلح خفیہ تنظیم کا پتہ چلا ہے۔ اس سے پہلے اس علاقہ کو محفوظ علاقہ تصور کیا جاتا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس علاقہ کے کئی شہروں سے آتشیں اسلحہ کے ذخیرے برآمد ہوئے ہیں۔ اس وقت کئی ایک الجزائریوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

اسلام کے متعلق روسی پالیسی میں تبدیلی

لندن ۷ر اپریل۔ مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے روس ان دنوں جن کوششوں میں مصروف ہے ان کے پیش نظر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اب وسطی ایشیا کے مسلمانوں کو بھی نسبتاً پرسکون زندگی بسر کرنے کا موقع مل سکے گا۔ اس توقع کا اظہار مانچسٹر گارڈین نے وسطی ایشیا کے تحقیقی مرکز کے ایک رسالے میں شائع شدہ ایک مضمون کی بنیاد پر کیا ہے اس رسالہ میں اسلام کے متعلق روس کی پالیسی کی تبدیلیوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

ڈھائی کروڑ روپے کا مفت غلہ

کراچی ۷ر اپریل۔ آج یہاں حکومت مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری نے بتایا کہ صوبے میں کم آمدنی والے افراد اور ناداروں کو مفت غلہ دینے کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے صرف کئے جائیں گے۔

صوبائی حکومت سے جھنگ میں اونی کارخانہ قائم کرنے کی درخواست

مہاجرین کو روزگار مہیا کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کی تجویز

لائلپور ۷ر اپریل۔ ترقیاتی بورڈ جھنگ کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر نے صوبائی حکومت سے استدعا کی ہے کہ ضلع کے صدر مقام پر روزگار کی فراہمی کے لئے پانچ ہزار تکلوں کا اونی کارخانہ قائم کیا جائے۔ اور اگر ممکن ہو تو ٹیکسٹائل ملز کے اجراء کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ضلع کے صدر مقام پر بسے مہاجرین کی اکثریت ہے جو پارچہ بافی کے علاوہ گلیم بافی کے کام میں ماہر ہیں۔ ان کا ذریعہ معاش بھی یہی ہے۔ جھنگ شہر میں اونی مصنوعات کے مرکز کے قیام سے ان مہاجر خاندانوں کے لئے وسائل معاش کی فراہمی کا کسی حد تک انتظام ہوا ہے۔ لیکن یہ محسوس کیا گیا ہے کہ جب تک اونی کپڑے کی تیاری کا کارخانہ بڑے پیمانہ پر کام نہیں کرے گا اس ضلع کے مہاجرین کا مسئلہ روزگار حل نہیں ہوگا۔

صوبائی حکومت سے استدعا کی گئی ہے کہ محکمہ صنعت کی معرفت جھنگ میں اونی کپڑا بنانے کے علاوہ سوتی کپڑے کی ملز کے اجراء کا بھی جائزہ لیا جائے تجویز کیا گیا ہے۔ اگر پانچ ہزار تکلوں پر مشتمل اونی کارخانے کی تنصیب کا انتظام کر دیا جائے تو علاقہ بھر کے کاریگر نہ صرف کام حاصل کر سکیں گے بلکہ اونی صنعت کو بھی فروغ دینے کا باعث ہوں گے جہاں تک اس کارخانہ کے قیام کیلئے قدرتی وسائل کا تعلق ہے بتایا گیا ہے کہ نواحی ریگستانی اضلاع سے اون کی دستیابی آسان اور ارزاں ہوگی۔

تنازعہ کشمیر کو دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ

"ہندوستان دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے" (محمد علی)

کراچی ۷ اپریل۔ پاکستان نے تنازعہ کشمیر کو پھر سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کل صبح وزیر اعظم محمد علی اور وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے قومی اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں یہ اعلان کیا۔ یہ اجلاس خان جلال الدین خاں کی تحریک التوا پر مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے حالیہ اعلانات پر بحث کے لئے منعقد ہوا تھا۔

ایوان کے تمام طبقوں نے جن میں اقلیتی ارکان اور حزب اختلاف کے ارکان بھی شامل تھے مسئلہ کشمیر کے بارے میں حکومت پاکستان کے موقف کی پر زور حمایت اور پنڈت نہرو کے بیان کی شدید مذمت کی تمام تقریروں میں نفرت اور غصہ کے جذبات نمایاں تھے۔ ہر مقرر کے بعد دوسرا مقرر حکومت سے بھارت کے خلاف انتہائی سخت اور مؤثر کارروائی کا مطالبہ کرتا تھا۔ تحریک التوا کے محرک خان جلال الدین خان نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بھارت کے خلاف اعلان جہاد کر دے۔ کیونکہ اب آزادی کشمیر کا یہی ایک راستہ رہ گیا ہے۔ خان جلال الدین خان نے اس مسئلے کو دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی پرزور مخالفت کی۔

وزیر اعظم

اڑھائی گھنٹے کی پرجوش بحث کے بعد وزیر اعظم محمد علی نے اعلان کیا کہ حکومت مسئلہ کشمیر کو دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو کے رائے شماری سے کھلم کھلا انکار کے بعد اب براہ راست گفت و شنید کا کوئی فائدہ نہیں۔ گذشتہ تمام عرصے میں بھارت بار بار اپنے موقف سے انحراف کرتا رہا ہے اور اب ہمارے پاس اس مسئلے کو سلامتی کونسل میں واپس لے جانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کا وعدہ کر چکا ہے اور اس کے لئے ہر قیمت پر لڑتا رہے گا۔

وزیر اعظم نے یہ انکشاف بھی کیا کہ بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر سے مسلمانوں کو نکال دینے کا ایک منصوبہ تیار کیا ہے اور اس منصوبہ پر عمل درآمد اس وقت شروع ہوگا۔ جبکہ ریاست کی نام نہاد اسمبلی آئین منظور کر لے گی۔ آپ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی جگہ بڑے پیمانے پر غیر مسلموں کو ریاست میں آباد کیا جائے گا۔

وزیر اعظم نے غیر ملکوں کو خبردار کیا کہ وہ بھارت کی دغابازی سے دھوکہ نہ کھائیں آپ نے کہا کہ پاکستان کسی قیمت پر بھی بھارت کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔ اور وہ ہر ہنگامی صورت حال کے مقابلے کیلئے تیار ہے۔

مسٹر محمد علی نے بھارتی وزیر اعظم کے اس بیان کی پرزور تردید کی کہ غیر ملکی طاقتوں نے آزاد کشمیر اور پاکستان میں فوجی اڈے قائم کر لئے ہیں۔ آپ نے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ نہ تو آزاد کشمیر میں کسی قسم کا کوئی فوجی اڈہ ہے اور نہ پاکستان میں ہی ایسا کہیں وجود ہے۔ وزیر اعظم نے کہا "بھارت ایک ایک کر کے تمام بین الاقوامی وعدوں سے منحرف ہوتا جا رہا ہے اور اس کا ہر فعل باقاعدہ منصوبہ کے تحت ہے"۔ آپ نے کہا کہ مسٹر نہرو کے [illegible]

جو ہیجان پیدا ہو گیا ہے اس ایوان کی بحث سے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ بھارت نے گذشتہ چند دنوں میں پاکستان کے خلاف جو کارروائیاں کی ہیں اس سے پاکستان کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس نے کھلے بندوں پاکستان کے خلاف طاقت کا مظاہرہ کیا ہے، اور پاکستانی سرحدوں پر مسلسل حملے کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتا ہے۔ وزیر اعظم نے مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع کا ذکر بھی کیا اور بھارت کی ان جنگی تیاریوں کا حوالہ دیا جو وہ بڑی تعداد میں بمبار طیارے اور بھاری ٹینک خرید کر رہا ہے۔ لیکن اس کے فوراً بعد آپ نے کہا کہ پاکستان بھارت کی مرعوب کن اور جارحانہ چالوں سے دھوکہ نہیں کھائے گا۔

وزیر اعظم نے کہا۔ اگر بھارت کا یہ مقصد ہے کہ وہ امریکہ پر دباؤ ڈال کر پاکستان کی فوجی امداد رکوا دے تو مجھے یقین ہے کہ امریکہ کے لوگ اتنی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں کہ وہ ایسی چالوں میں نہیں آئیں گے اور اگر بھارت کا مدعا یہ ہے کہ پاکستان اپنی موجودہ خود مختارانہ پالیسی ترک کر کے اس کے اشاروں پر چلنے لگے تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ "بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کے دعوے قانونی، اخلاقی اور آئینی طور پر غلط ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان سلامتی کونسل کے روبرو آزادانہ رائے شماری کا فیصلہ منظور کر چکا ہے اور وہ آخر دم تک اس پر قائم رہیگا"

بقیہ صفحہ ۵

نائیجیریا میں ملکہ الزبتھ کی آمد

سوم۔ جس دن ملکہ الزبتھ لیگس سے واپس لندن جا رہی تھیں اسی روز ایک عورت نے ہجوم سے بھاگ کر ڈیوک کو ایک خط دیدیا اگرچہ پولیس نے اس عورت کو گرفتار کیا۔ لیکن عورت نے کہا کہ وہ یہ بتانے کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ اس نے خط میں کیا لکھا تھا

انگریزی اخبارات کا تبصرہ

ان واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ نائیجیرین پولیس کی یہ غلطی اور کوتاہی تھی کہ انہوں نے ان لوگوں کو ملکہ تک پہنچنے کا موقعہ دیا۔ وہ لکھتا ہے۔ اگر یہ خط بم ہوتے تو پھر کیا نتیجہ نکلتا۔

جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اس موقعہ پر ایک صد سے زائد صحافی مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے اکثر نے نائیجیریا کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اپنے اخبارات میں یا ملکہ کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے ایک اخبار نے لکھا کہ لیگس کی سڑکوں پر اس قدر گرد و غبار تھا کہ جب ملکہ گورنمنٹ ہاؤس پہنچیں تو ان کے کپڑے گرد سے بھرے ہوئے تھے۔

اس قسم کی رپورٹوں کا یہ اثر ہوا کہ جب بھی صحافیوں کی کار کسی گلی کوچے سے گذرتی تھی۔ تو پبلک ان کے خلاف آوازے کستی۔